سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ ۵۱ مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	اٰیاتُہا ۶۰ رکوعاتُہا ۳
سورۂ ذاریات مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی	شروع اللہ کے نام کا جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے	ساٹھ آیتیں ہیں اور تین رکوع۔

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝١ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝٢ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝٣ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝٤ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ

قسم ہے ان ہواؤں کی جو بکھیرتی ہیں اڑا کر پھر اٹھانے والیاں بوجھ کو پھر چلنے والیاں نرمی سے پھر بانٹنے والیاں حکم سے ف۱ بیشک جو وعدہ کیا ہے تم سے سو سچ

لَصَادِقٌ ۝٥ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝٦ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝٧ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝٨ يُّؤْفَكُ

ہے اور بیشک انصاف ہونا ضرور ہے ف۲ قسم ہے آسمان جالدار[1] کی ف۳ تم پڑے ہو ایک جھگڑے کی بات میں اس سے باز رہے وہی

عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝٩ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝١٠ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝١١ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ

جو پھیرا گیا[2] ف۴ مارے پڑے[3] اٹکل دور طالبوں سے ف۵ وہ جو غفلت میں ہیں بھول رہے ہے ف۶ پوچھتے ہیں کب ہے دن انصاف

الدِّيْنِ ۝١٢ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝١٣ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝١٤

کا ف۷ جس دن وہ آگ پر اوندھے سیدھے پڑیں گے چکھو مزا اپنی شرارت کا یہ ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے ف۸

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝١٥ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝١٦

البتہ ڈرنے والے باغوں میں ہیں اور چشموں میں لیتے ہیں جو دیا ان کو انکے رب نے ف۹ وہ تھے اس سے پہلے نیکی والے ف۱۰

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝١٧ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝١٨

وہ تھے رات کو تھوڑا سوتے اور صبح کے وقتوں میں معافی[5] مانگتے ف۱۱

(۱) **ہواؤں کی قسم** اوّل زور کی ہوائیں اور آندھیاں چلتی ہیں جن سے غبار وغیرہ اڑتا ہے اور بادل بنتے ہیں، پھر ان میں پانی بنتا ہے۔ اس بوجھ کو اٹھائے پھرتی ہیں۔ پھر برسنے کے قریب نرم ہوا چلتی ہے پھر اللہ کے حکم کے موافق بارش میں جس جگہ کا جتنا حصہ ہوتا ہے وہ تقسیم کرتی ہیں۔ ان ہواؤں کی اللہ قسم کھاتا ہے۔ بعض علماء نے "ذاریات" سے ہوائیں۔ "حاملات" سے بادل، "جاریات" ستارے اور "مقسمات" سے فرشتے مراد لیے ہیں۔ گویا مقسم بہ کی ترتیب نیچے سے اوپر کو ہوئی اور حضرت علی وغیرہ سے منقول ہے کہ "ذاریات" ہوائیں "حاملات" بادل، "جاریات" کشتیاں، اور "مقسمات" فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے رزق وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔

(۲) **آخرت کا وعدہ سچا ہے** یعنی یہ ہواؤں اور بارش وغیرہ کا نظام شاہد ہے کہ آخرت کا وعدہ سچا، اور انصاف ہونا ضروری ہے۔ جب اس دنیا میں ہوا تک بے نتیجہ نہیں چلتی تو کیا اتنا بڑا کارخانہ یوں ہی بے نتیجہ چل رہا ہے؟ یقیناً اس کا کوئی عظیم الشان انجام ہوگا۔ اسی کو آخرت کہتے ہیں۔

[1] جالیدار [2] رانداگیا [3] گئے۔ [4] جلائے جائیں گے [5] استغفار کرتے۔

Ad-Dhariyat
Brought To You By www.e-iqra.info

(۳) **جال دار آسمان** | یعنی صاف وشفاف، خوبصورت، مضبوط اور پُررونق آسمان کی قسم جس پر ستاروں کا جال بچھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور جس پر ستاروں کی اور فرشتوں کی راہیں پڑی ہوئی ہیں۔

(۴) یعنی قیامت اور آخرت کی بات میں خواہ مخواہ جھگڑے ڈال رکھے ہیں۔ اس کو وہی تسلیم کریگا جسے بارگاہ ربوبیت سے کچھ تعلق ہو۔ جو شخص راندہ درگاہ ہے اور خیر وسعادت کے راستوں سے پھیر دیا گیا ہے وہ اس چیز کے تسلیم اور قبول کرنے سے ہمیشہ باز رہے گا۔ حالانکہ اگر صرف آسمان کے نظم ونسق میں غور کرے تو یقین ہو جائے کہ اس مسئلہ میں جھگڑنا محض حماقت ہے۔

(۵) **اٹکل دوڑانے والے** | یعنی دین کی باتوں میں اٹکلیں دوڑاتے ہیں اور محض اپنے ظن وتخمین سے قطعیات کو رد کرتے ہیں۔

(۶) یعنی دنیا کے مزوں نے آخرت سے اور خدا سے غافل کر رکھا ہے۔

(۷) **انصاف کے دن کا تمسخر** | یعنی انکار اور ہنسی کے طور پر پوچھتے ہیں کہ ہاں صاحب! وہ انصاف کا دن کب آئے گا؟ آخر اتنی دیر کیوں ہو رہی ہے۔

(۸) **حق تعالیٰ کا جواب** | یہ حق تعالیٰ کی طرف سے انکو جواب دیا گیا۔ یعنی ذرا صبر کرو۔ وہ دن آیا چاہتا ہے جب تم آگ میں اُلٹے سیدھے کئے جاؤ گے۔ اور جواب جلا تپا کر کہا جائیگا کہ لو! اب اپنی شرارت اور استہزاء کا مزہ چکھو۔ جس دن کی جلدی مچا رہے تھے وہ آگیا۔

(۹) یعنی خوشی خوشی اُن نعمتوں کو قبول کرتے ہیں جو اُن کے پروردگار نے ارزانی فرمائی ہیں۔

(۱۰) یعنی دنیا سے نیکیاں سمیٹ کر لائے تھے۔ آج اُن کا نیک پھل مل رہا ہے۔ آگے اُن نیکیوں کی قدرے تفصیل ہے۔

(۱۱) **محسنین اور متقین کی صفات** | یعنی رات کا اکثر حصہ عبادت الٰہی میں گذارتے اور سحر کے وقت جب رات ختم ہونے کو آتی اللہ سے اپنی تقصیرات کی معافی مانگتے کہ الٰہی حقِ عبودیت ادا نہ ہو سکا۔ جو کوتاہی رہی اپنی رحمت سے معاف فرما دیجیئے۔ کثرت عبادت اُن کو مغرور نہ کرتی تھی۔ بلکہ جس قدر بندگی میں ترقی کرتے جاتے خشیت وخوف بڑھتا جاتا تھا۔

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا

اور اُنکے مال میں حصہ تھا مانگنے والوں کا اور ہارے ہوئے کا ف۱۲ اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین لانیوالوں کے واسطے اور خود تمہارے اندر سو کیا تم کو

تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَفِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ

سوجھتا نہیں ف۱۳ اور آسمان میں ہے روزی تمہاری اور جو تم سے وعدہ کیا گیا ف۱۴ سو قسم ہے رب آسمان اور زمین کی کہ یہ بات تحقیق ہے جیسے کہ تم

تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ

بولتے ہو ف۱۵ کیا پہنچی ہے تجھ کو بات ابراہیم کے مہمانوں کی جو عزت والے تھے ف۱۶ جب اندر پہنچے اُسکے پاس تو بولے سلام وہ بولا سلام ہے

قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَاۗءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ

یہ لوگ ہیں اوپرے ف۱۷ پھر دوڑا اپنے گھر کو تو لے آیا ایک بچھڑا گھی میں تلا ہوا پھر اُنکے سامنے رکھا کہا کیوں تم کھاتے نہیں ف۱۸ پھر جی میں گھبرایا[1] اُن

خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ

کے ڈر سے بولے تو مت ڈر اور خوشخبری دی اُسکو ایک لڑکے ہوشیار کی ف۱۹ پھر سامنے سے آئی اس کی عورت بولتی ہوئی پھر پیٹا اپنا ماتھا اور کہنے لگی

[1] ہڑبڑایا۔

Ad-Dhariyat
Brought To You By www.e-iqra.info

عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

کہیں بڑھیا بانجھ ف۲۰ وہ بولے یوں ہی کہا تیرے رب نے وہ جو ہے وہی ہے حکمت والا خبردار ف۲۱

(۱۲) "ہارا ہوا" وہ جو محتاج ہے اور مانگتا نہیں پھرتا۔ مطلب یہ ہے کہ انہوں نے (زکوٰۃ کے علاوہ) اپنے مال میں اپنی خوشی سے سائلوں اور محتاجوں کا حصہ مقرر کر رکھا تھا جو التزام کی وجہ سے گویا ایک حق لازم سمجھا گیا۔

(۱۳) **آفاقی اور انفس کی نشانیاں** یعنی یہ شب بیداری، استغفار، اور محتاجوں پر خرچ کرنا اس یقین کی بناء پر ہونا چاہیئے کہ خدا موجود ہے اور اُس کے ہاں کسی کی نیکی ضائع نہیں جاتی۔ اور یہ یقین وہ ہے جو آفاقی و انفسی آیات میں غور کرنے سے بسہولت حاصل ہو سکتا ہے۔ انسان اگر خود اپنے اندر یا روئے زمین کے حالات میں غور و فکر کرے تو بہت جلد اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ ہر نیک و بد کی جزاء کسی نہ کسی رنگ میں ضرور مل کر رہے گی۔ جلد یا بدیر۔

(۱۴) **سب کی روزی آسمان میں ہے** یعنی سائلوں اور محتاجوں پر خرچ کرنے سے اس لئے نہیں ڈرنا چاہیئے کہ خرچ کر کے ہم کہاں سے کھائیں گے۔ اور نہ خرچ کر کے اُن مساکین پر احسان جتلائیے کیونکہ تمہاری سب کی روزی اور اجر و ثواب کے جو وعدے کئے گئے ہیں آسمان والے کے ہاتھ میں ہیں۔ ہر ایک کی روزی پہنچ کر رہے گی کسی کے روکے نہیں رُک سکتی۔ اور خرچ کرنے والوں کو ثواب بھی مل کر رہے گا۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "آنیوالی جو بات ہے اُس کا حکم آسمان ہی سے اُترتا ہے"۔

(۱۵) **یہ سب باتیں حق ہیں** یعنی جیسے اپنے بولنے میں شبہ نہیں، ویسا ہی اس کلام میں شبہ نہیں۔ یقیناً روزی پہنچ کر رہے گی قیامت قائم ہو گی، آخرت آکر رہے گی، اور خدا کے وعدے ضرور پورے ہونگے۔ آگے "وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ" کی مناسبت سے حضرت ابراہیم کی مہمان نوازی کا قصہ سُناتے ہیں جو تمہید ہے لوط علیہ السلام کے قصہ کی۔ دونوں قصوں سے بھی ظاہر ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ دنیا میں محسنین کے ساتھ کیا ہے اور مکذبین کے ساتھ اُس نے کیسا برتاؤ کیا۔

(۱۶) **حضرت ابراہیمؑ کے مہمان** یعنی فرشتے تھے جن کو ابراہیم اوّل انسان سمجھے ان کی بڑی عزت کی اور اللہ کے ہاں تو فرشتے معزز و مکرم ہیں ہی۔ کما قال "بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ"۔

(۱۷) یعنی سلام کا جواب سلام سے دیا اور دل میں یا آپس میں کہا کہ یہ لوگ کچھ اُوپرے سے معلوم ہوتے ہیں۔

(۱۸) یعنی نہایت اہتمام سے مہمانی شروع کر دی اور نہایت مہذب و شائستہ پیرایہ میں کہا کہ کیوں حضرات! تم کھانا نہیں کھاتے؟ وہ فرشتے تھے، کھاتے کس طرح۔ آخر ابراہیمؑ سمجھے کہ یہ آدمی نہیں ہیں۔

(۱۹) یہ قصہ سورۂ "ہود" اور سورۂ "حجر" میں گذر چکا ہے۔ وہاں تفصیل ملاحظہ کر لی جائے۔

(۲۰) **حضرت سارہ کا تعجب** حضرت سارہ حضرت ابراہیم کی بیوی ایک طرف گوشہ میں کھڑی سُن رہی تھیں۔ لڑکے کی بشارت سُن کر چلاتی ہوئی دوسری طرف متوجہ ہوئیں اور تعجب سے پیشانی پر ہاتھ مار کر کہنے لگیں کہ (کیا خوب) ایک بڑھیا بانجھ جس کے جوانی میں اولاد نہ ہوئی اب بڑھاپے میں بچہ جنے گی؟

(۲۱) یعنی ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے۔ بلکہ تیرے رب نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ وہ ہی جانتا ہے کہ کس کو کس وقت کیا چیز دینا چاہیئے۔ (پھر تم بیت نبوت سے ہو کر اس بشارت پر تعجب کیا کرتی ہو) (تنبیہ) مجموعہ آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکا حضرت اسحٰق علیہ السلام ہیں جن کی بشارت ماں اور باپ دونوں کو دی گئی۔

Ad-Dhariyat
Brought To You By www.e-iqra.info

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٣١﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ

بولا پھر کیا مطلب ہے تمہارا اے بھیجے ہوؤ ف۲۲ وہ بولے ہم کو بھیجا ہے ایک گنہگار قوم پر کہ چھوڑیں ہم

عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ طِينٍ ﴿٣٣﴾ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿٣٤﴾ فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا

اُن پر پتھر مٹی کے ف۲۳ نشان پڑے ہوئے تیرے رب کے یہاں سے حد سے نکل چلنے والوں کیلئے ف۲۴ پھر بچا نکالا ہم نے جو تھا وہاں

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٥﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِلَّذِينَ

ایمان والا پھر نہ پایا ہم نے اس جگہ سوائے ایک گھر کے مسلمانوں سے ف۲۵ اور باقی رکھا ہم نے اُس میں نشان اُن لوگوں کے لیے

يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٣٧﴾ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلَّىٰ

جو ڈرتے ہیں عذاب درد ناک سے ف۲۶ اور نشانی ہے موسیٰ کے حال میں جب بھیجا ہم نے اُس کو فرعون کے پاس دے کر کھلی سند ف۲۷ پھر اُس نے

بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٣٩﴾ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿٤٠﴾ وَفِي عَادٍ

مُنہ موڑ لیا اپنے زور پر اور بولا یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ف۲۸ پھر پکڑا ہم نے اُس کو اور اُسکے لشکروں کو پھر پھینک دیا اُنکو دریا میں اور اُس پر لگا الزام ف۲۹ اور نشانی ہے عاد

إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ﴿٤٢﴾

میں جب بھیجی ہم نے اُن پر ہوا خیر سے خالی نہیں چھوڑتی کسی چیز کو جس پر گذرے کہ نہ کر ڈالے اس کو جیسے چورا ف۳۰

(۲۲) **حضرت ابراہیم اور فرشتوں کی گفتگو** یعنی ابراہیم نے فرشتوں سے پوچھا کہ آخر تم کس مہم کے لیے آئے ہو۔ انداز سے سمجھے ہونگے کہ ضرور کسی اور اہم مقصد کے لیے ان کا نزول ہوا ہے۔

(۲۳) یعنی قوم لوط کی سزا دہی کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ تا کنکر کے پتھر برسا کر اُن کو ہلاک کریں۔ "مِنْ طِيْنٍ" کی قید سے معلوم ہو گیا کہ یہ اولوں کی بارش نہ تھی جس کو توسعاً پتھر کہدیا جاتا ہے۔

(۲۴) **قوم لوط کے لئے نشان زدہ پتھر** یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِن پتھروں پر نشان کر دیے گئے ہیں۔ یہ عذاب کے پتھر خاص اُن ہی کو لگیں گے جو عقل، دین، اور فطرت کی حد سے نکل چکے ہیں۔

(۲۵) یعنی اس بستی میں صرف ایک حضرت لوط کا گھرانا مسلمانی کا گھرانا تھا۔ اُس کو ہم نے عذاب سے محفوظ رکھا اور صاف بچا نکالا۔ باقی سب تباہ کر دیے گئے۔

(۲۶) **آثار عذاب سے عبرت** یعنی اب تک وہاں تباہی کے نشان موجود ہیں اور اُن کی غیر معمولی ہلاکت کے قصہ میں ڈرنے والوں کے لیے عبرت کا سامان ہے۔

(۲۷) یعنی معجزات و براہین۔

(۲۸) یعنی زور و قوت پر مغرور ہو کر حق کی طرف سے مُنہ پھیر لیا۔ اور اپنی قوم اور ارکان سلطنت کو بھی ساتھ لے ڈوبا۔ کہنے لگا کہ موسیٰ یا تو چالاک جادوگر ہے اور یا دیوانہ ہے۔ دو حال سے خالی نہیں۔

(۲۹) یعنی ہم نے زیادتی نہیں کی۔ الزام اُسی پر ہے کہ اُس نے کفر اور سرکشی اختیار کی، سمجھانے پر بھی باز نہ آیا۔ آخر جو بویا تھا وہ ہی کاٹا۔

لہ نفع

Ad-Dhariyat
Brought To You By www.e-iqra.info

(۳۰) یعنی عذاب کی آندھی آئی جو خیر و برکت سے یکسر خالی تھی۔ اُس نے مجرموں کی جڑ کاٹ ڈالی اور جس چیز پر گذری اُس کا چورا کر کے رکھ دیا۔

وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ

اور نشانی ہے ثمود میں جب کہا اُن کو برت[1] لو ایک وقت تک ف۳۱ پھر شرارت کرنے لگے اپنے رب کے حکم سے پھر پکڑا اُن کو کڑک نے اور وہ

يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا

دیکھتے تھے پھر نہ ہو سکا اُن سے کہ اُٹھیں اور نہ ہوئے کہ بدلا لیں ف۳۲ اور ہلاک کیا نوح کی قوم کو اس سے پہلے تحقیق وہ تھے لوگ

فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ ع ۲ ۳۳ ۱

نافرمان ف۳۳ اور بنایا ہم نے آسمان ہاتھ[2] کے بل سے اور ہم کو سب مقدور ہے ف۳۴ اور زمین کو بچھایا ہم نے سو کیا خوب بچھانا جانتے ہیں ہم ف۳۵ اور ہر چیز

شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا

کے بنائے ہم نے جوڑے تاکہ تم دھیان کرو ف۳۶ سو بھاگو اللہ کی طرف میں تم کو اُسکی طرف سے ڈر سناتا ہوں کھول کر اور مت ٹھہراؤ

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا

اللہ کے ساتھ اور کسی کو معبود میں تم کو اُسکی طرف سے ڈر سناتا ہوں کھول کر ف۳۷ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو رسول آیا اُس کو یہی کہا کہ

سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾

جادوگر ہے یا دیوانہ ف۳۸ کیا یہی وصیت کر مری ہیں ایک دوسرے کو کوئی نہیں پر یہ لوگ شریر ہیں ف۳۹ سو تو لوٹ آ اُنکی طرف سے اب تجھ پر نہیں ہے الزام

(۳۱) **قوم صالح کو مہلت** یعنی حضرت صالح نے فرمایا کہ اچھا کچھ دن اور دنیا کے مزے اڑا لو اور یہاں کا سامان برت لو۔ آخر عذاب الٰہی میں پکڑے جاؤ گے۔

(۳۲) یعنی اُن کی شرارت روز بروز بڑھتی گئی۔ آخر عذاب الٰہی نے آلیا۔ ایک کڑک ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے سب ٹھنڈے ہو گیے۔ وہ سب زور و طاقت اور متکبرانہ دعوے اور طنطنے خاک میں مل گئے کسی ایک سے اتنا بھی نہ ہوا کہ پچھاڑ کھانے کے بعد ذرا اُٹھ کھڑا ہوتا۔ بھلا بدلہ تو کیا لے سکتے تھے اور اپنی مدد پر کسے بُلاتے۔

(۳۳) یعنی ان اقوام سے پہلے نوح کی قوم اپنی بغاوت اور سرکشی کی بدولت تباہ کی جا چکی ہے وہ لوگ بھی نافرمانی میں حد سے نکل گئے تھے۔

(۳۴) یعنی آسمان جیسی وسیع چیز اپنی قدرت سے پیدا کی اور اس سے بھی بڑی چیزیں پیدا کرے تو کیا مشکل ہے۔

(۳۵) یعنی زمین و آسمان سب خدا کے پیدا کیے ہوئے اور اُسی کے قبضہ میں ہیں۔ پھر اُس کا مجرم بھاگ کر کہاں پناہ لے سکتا ہے۔ نیز خالق کائنات کی عجیب و غریب کاریگری میں آدمی غور کرے تو اُسی کا ہو رہے۔

(۳۶) **ہر نوع میں جوڑے پیدا کیے** یعنی نر اور مادہ۔ جیسا کہ ابن زید نے کہا۔ اور آج جدید حکماء اس کا اعتراف کر رہے ہیں کہ ہر ایک نوع میں نر اور مادہ کی تقسیم پائی جاتی ہے۔ اور یا "زوجین" سے متقابل و متضاد چیزیں مراد ہیں مثلاً رات دن، زمین آسمان، اندھیرا اُجالا، سیاہی سفیدی صحت مرض، کفر و ایمان، وغیرہ ذٰلک۔

(۳۷) **اللہ کی طرف دوڑو** یعنی جب زمین و آسمان اور تمام کائنات ایک اللہ کی پیدا کی ہوئی اور اُسی کے زیر حکومت ہے تو بندہ کو چاہیے

[1] فائدہ اُٹھا لو۔ [2] قوت سے۔

Ad-Dhariyat
Brought To You By www.e-iqra.info

ہر جانب سے ہٹ کر اُسی کی طرف بھاگے۔ اگر اُس کی طرف نہ بھاگا اور رجوع نہ ہوا تو یہ بہت ڈر کی چیز ہے۔ یا کسی اور ہستی کی طرف رجوع ہو گیا تو یہ بھی ڈر کی بات ہے۔ ان دونوں صورتوں کے خوفناک انجام سے میں تم کو صاف صاف ڈراتا ہوں۔

(۳۸) ہر نبیؑ کو جادوگر کہا گیا | یعنی ایسی صاف تنبیہ و انذار پر اگر یہ منکرین کان نہ دھریں تو غم نہ کیجئے۔ ان سے پہلے جن کافر قوموں کی طرف کوئی پیغمبر آیا، اسی طرح جادوگر یا دیوانہ کہہ کر اُس کی نصیحتوں کو ہنسی میں اُڑا دیا۔

(۳۹) تکذیب انبیاء پر کفّار کا اتفاق | یعنی ہر زمانہ کے کافر اس بات میں ایسے متفق اللفظ رہے کہ گویا ایک دوسرے کو وصیت کر مرے ہیں کہ جو رسول آئے اُسے ساحر یا مجنون کہہ کر چھوڑ دینا۔ اور واقع میں وصیت تو کہاں کرتے، البتہ شرارت کے عنصر میں سب شریک ہیں اور یہ ہی اشتراک پچھلے شریروں سے وہ الفاظ کہلواتا ہے جو اگلے شریروں نے کہے تھے۔

وَ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

اور سمجھاتا رہ کہ سمجھانا کام آتا ہے ایمان والوں کو ف۴۰ اور میں نے جو بنائے جن اور آدمی سو اپنی بندگی کو ف۴۱

مَاۤ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَاۤ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ

میں نہیں چاہتا اُن سے روزی نہ اور نہیں چاہتا کہ مجھ کو کھلائیں اللہ جو ہے وہی ہے روزی دینے والا زور آور مضبوط ف۴۲ سو ان

لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

گنہگاروں کا بھی ڈول بھرا ہے جیسے ڈول بھرا اُنکے ساتھیوں کا اب مجھ سے جلدی نہ کریں ف۴۳ سو خرابی ہے منکروں کو

مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾

اُنکے اس دن سے جس کا اُن سے وعدہ ہو چکا ہے ف۴۴

(۴۰) یعنی آپ فرض دعوت و تبلیغ کما حقہ ادا کر چکے۔ اب زیادہ پیچھے پڑنے اور غم کرنے کی ضرورت نہیں۔ نہ ماننے کا جو کچھ الزام رہیگا اُن ہی معاندین پر رہے گا۔ ہاں سمجھانا آپ کا کام ہے۔ سو یہ سلسلہ جاری رکھیے جس کی قسمت میں ایمان لانا ہوگا اُس کو یہ سمجھانا کام دیگا، جو ایمان لا چکے ہیں اُن کو نفع پہنچا ہوگا۔ اور منکروں پر خدا کی حجت تمام ہوگی۔

(۴۱) جنّوں اور انسانوں کی تخلیق عبادت کیلئے ہے | یعنی اُنکے پیدا کرنے سے شرعاً بندگی مطلوب ہے۔ اسی لیے اُن میں خلقۃً ایسی استعداد رکھی ہے کہ چاہیں تو اپنے اختیار سے بندگی کی راہ پر چل سکیں یوں ارادہ کونیہ قدریہ کے اعتبار سے تو ہر چیز اُسکے حکم تکوینی کے سامنے عاجز اور بے بس ہے۔ لیکن ایک وقت آئیگا جب سب بندے اپنے ارادہ سے تخلیق عالم کی اس غرض شرعی کو پورا کرینگے۔ بہرحال آپ سمجھاتے رہیے کہ سمجھانے ہی سے یہ مطلوب شرعی حاصل ہو سکتا ہے

(۴۲) بندگی بندوں ہی کے فائدے کیلئے ہے | یعنی ان کی بندگی سے میرا کچھ فائدہ نہیں، ان ہی کا نفع ہے۔ میں وہ مالک نہیں جو غلاموں سے کہے میرے لیے کما کر لاؤ یا میرے سامنے کھانا لا کر رکھو۔ میری ذات ان تخیلات سے پاک اور برتر ہے۔ میں اُن سے اپنے لیے روزی کیا طلب کرتا، خود ان کو اپنے پاس سے روزی پہنچاتا ہوں۔ بھلا مجھ جیسے زور آور اور قادر و توانا کو تمہاری خدمات کی کیا حاجت ہو سکتی ہے۔ بندگی کا حکم صرف اس لیے دیا گیا ہے کہ تم میری شہنشاہی اور عظمت و کبریاء کا قولاً و فعلاً اعتراف کر کے میرے خصوصی الطاف و مراحم کے مورد و مستحق بنو۔ ہ من نکردم خلق تا سودے کنم۔ بلکہ تا بر بندگاں جودے کنم۔

(۴۳) یعنی اگر یہ ظالم بندگی کی طرف نہیں آتے تو سمجھ لو کہ دوسرے ظالموں کی طرح ان کا ڈول بھی بھر چکا ہے۔ بس اب ڈوبا چاہتا ہے۔ خواہ مخواہ سزا میں جلدی نہ مچائیں۔ جیسے دوسرے کافروں کو خدائی سزا کا حصہ پہنچا، ان کو بھی پہنچ کر رہیگا۔

(۴۴) یعنی قیامت کا دن۔ یا اُس سے پہلے ہی کوئی دن سزا کا آجائے۔ چنانچہ مشرکین مکہ کو "بدر" میں خاصی سزا مل گئی۔ تمّ سورۃ الذاریات وللہ الحمد۔

Ad-Dhariyat
Brought To You By www.e-iqra.info

سُوْرَةُ الطُّوْرِ

سُوْرَةُ الطُّوْرِ ۵۲ مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	اٰیاتہا ۴۹ رکوعاتہا ۲
سورۂ طور مکہ میں نازل ہوئی اس میں	شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے	اُنچاس آیتیں ہیں اور دو رکوع ہیں

وَالطُّوْرِ ۙ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ﴿۴﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ

قسم ہے طور کی ف۱ اور لکھی ہوئی کتاب کی کشادہ ورق میں ف۲ اور آباد گھر کی ف۳ اور اونچی چھت کی ف۴ اور اُبلتے

الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ﴿۹﴾ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ

ہوئے دریا کی ف۵ بیشک عذاب تیرے رب کا ہو کر رہیگا اُسکو کوئی نہیں ہٹانیوالا ف۶ جس دن لرزے آسمان کپکپا کر ف۷ اور پھریں پہاڑ

سَيْرًا ؕ﴿۱۰﴾ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۙ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ

چل کر ف۸ سو خرابی ہو اُس دن جھٹلانے والوں کو جو باتیں بناتے ہیں کھیلتے ہوئے ف۹ جس دن کہ دھکیلے جائیں دوزخ کی

جَهَنَّمَ دَعًّا ؕ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۙ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۙ﴿۱۵﴾

طرف دھکیل کر یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھوٹ جانتے تھے ف۱۰ اب بھلا یہ جادو ہے یا تم کو نہیں سوجھتا ف۱۱

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

چلے جاؤ اسکے اندر پھر تم صبر کرو یا نہ صبر کرو تم کو برابر ہے وہی بدلا پاؤ گے جو کچھ تم کرتے تھے ف۱۲ جو ڈرنے والے ہیں وہ

فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۙ﴿۱۷﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾

باغوں میں ہیں اور نعمت میں میوے کھاتے ہوئے جو اُنکو دیے اُنکے رب نے اور بچایا اُنکے رب نے دوزخ کے عذاب سے ف۱۳

(۱) یعنی کوہ "طور" جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ نے کلام کیا۔

(۲) **مخلوقات کی قسمیں** اس کتاب سے شاید لوح محفوظ مراد ہو یا لوگوں کا اعمالنامہ یا قرآن کریم یا طور کی مناسبت سے تورات یا عام کتب سماویہ۔ سب احتمالات ہیں۔

(۳) **بیتِ معمور** شاید کعبہ کو کہا یا ساتویں آسمان پر خانہ کعبہ کی ٹھیک محاذات میں فرشتوں کا کعبہ ہے اُس کو "بیتِ معمور" کہتے ہیں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔

(۴) یعنی آسمان کی قسم جو زمین کے اُوپر ایک چھت کی طرح ہے اور یا "سقف مرفوع" عرش عظیم کو کہا جو تمام آسمانوں کے اُوپر ہے اور روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جنت کی چھت ہے۔

(۵) دنیا کے اُبلتے ہوئے دریا مراد ہوں، یا وہ عظیم الشان دریا مراد ہو جس کا وجود عرش عظیم کے نیچے اور آسمانوں کے اُوپر روایات سے ثابت ہوا ہے۔

وقف لازم

Ad-Dhariyat
Brought To You By www.e-iqra.info

(۶) **قدرتِ الٰہیہ پر مخلوقات کی شہادت** یعنی یہ تمام چیزیں جن کی قسم کھائی شہادت دیتی ہیں کہ وہ خدا بہت بڑی قدرت و عظمت والا ہے۔ پھر اس کی نافرمانی کرنے والوں پر عذاب کیوں نہیں آئے گا اور کس کی طاقت ہے جو اس کے بھیجے ہوئے عذاب کو الٹا واپس کر دے گا۔

(۷) یعنی آسمان لرز کر اور کپکپا کر پھٹ پڑے گا۔

(۸) یعنی پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں گے اور روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔

(۹) **کفار کا انجامِ بد** یعنی جو آج کھیل کود میں مشغول ہو کر طرح طرح کی باتیں بناتے اور آخرت کی تکذیب کرتے ہیں۔ اُن کے لیے اُس روز سخت خرابی اور تباہی ہے۔

(۱۰) یعنی فرشتے ان کو سخت ذلت کے ساتھ دھکیلتے ہوئے دوزخ کی طرف لیجائیں گے اور وہاں پہنچا کر کہا جائیگا کہ یہ وہ آگ حاضر ہے جس کو تم جھوٹ جانتے تھے۔

(۱۱) یعنی تم دنیا میں انبیاء کو جادوگر اور ان کی وحی کو جادو کہا کرتے تھے۔ ذرا اب بتلاؤ کہ یہ دوزخ جس کی خبر انبیاء نے دی تھی کیا واقعی جادو یا نظر بندی ہے یا جیسے دنیا میں تم کو کچھ سُوجھتا نہ تھا، اب بھی نہیں سُوجھتا۔

(۱۲) یعنی دوزخ میں پڑ کر اگر گھبراؤ اور چلاؤ گے، تب کوئی فریاد کو پہنچنے والا نہیں۔ اور بفرض محال صبر کر کے چُپ ہو رہو تب تم پر کوئی رحم کھانے والا نہیں۔ غرض دونوں حالتیں برابر ہیں اس جیلخانہ سے نکلنے کی تمہارے لیے کوئی سبیل نہیں۔ جو کرتوت دنیا میں کیے تھے اُن کی سزا یہ ہی حبس دوام اور ابدی عذاب ہے۔

(۱۳) **متقین کے لیے جنّت کی نعمتیں** یعنی جو دنیا میں اللہ سے ڈرتے تھے۔ وہاں بالکل مامون اور بے فکر ہوں گے۔ ہر قسم کے عیش و آرام کے سامان اُن کے لیے حاضر ہیں گے۔ اور یہ ہی انعام کیا کم ہے کہ دوزخ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾ وَ

کھاؤ اور پیو رچتا ہوا بدلا اُن کاموں کا جو تم کرتے تھے تکیہ لگائے بیٹھے تختوں پر برابر بچھے ہوئے قطار باندھ کر ف۱۴ اور بیاہ دیں ہم نے انکو حوریں بڑی آنکھوں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ

والیاں اور جو لوگ یقین لائے اور اُنکی راہ پر چلی اُنکی اولاد ایمان سے[1] پہنچا دیا ہم نے اُن تک اُنکی اولاد کو اور گھٹایا نہیں ہم نے اُن سے ان کا کیا ذرا

شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوْنَ

بھی ف۱۵ ہر آدمی اپنی کمائی میں پھنسا ہے ف۱۶ اور تار لگا دیا ہم نے اُن پر میووں کا اور گوشت کا جس چیز کو جی چاہے ف۱۷ جھپٹتے ہیں

فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾

وہاں پیالا نہ بکنا ہے اُس شراب میں اور نہ گناہ میں ڈالنا ف۱۸ اور پھرتے ہیں اُنکے پاس چھوکرے اُن کے گویا وہ موتی ہیں اپنے غلاف کے اندر ف۱۹

(۱۴) **اہلِ جنّت کی مجلس** یعنی جنتیوں کی مجلس اس طرح ہوگی کہ سب جنتی بادشاہوں کی طرح اپنے اپنے تخت پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہونگے اور انکی ترتیب نہایت قرینہ سے ہوگی۔

[1] کے ساتھ۔

Ad-Dhariyat
Brought To You By www.e-iqra.info

(۱۵) **جنّت میں نیک اولاد اپنے آباء کے ساتھ ہوگی** | یعنی کاملوں کی اولاد اور متعلقین اگر ایمان پر قائم ہوں اور ان ہی کاملوں کی راہ پر چلیں۔ جو خدمات ان کے بزرگوں نے انجام دی تھیں یہ بھی ان کی تکمیل میں ساعی ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو جنت میں اُن ہی کے ساتھ ملحق کر دے گا۔ گو ان کے اعمال و احوال سے کمًّا و کیفًا فروتر ہوں۔ تاہم اُن بزرگوں کے اکرام اور عزت افزائی کے لیے ان تابعین کو اُن متبوعین کے جوار میں رکھا جائیگا۔ اور ممکن ہے بعض کو بالکل اُن ہی کے مقام اور درجہ پر پہنچا دیا جائے۔ جیسا کہ روایات سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس صورت میں یہ گمان نہ کیا جائے کہ اُن کاملین کی بعض نیکیوں کا ثواب کاٹ کر ذُرّیت کو دیدیا جائیگا۔ نہیں یہ محض اللہ کا فضل و احسان ہوگا کہ قاصرین کو ذرا اُبھار کر اُوپر کاملین کے مقام تک پہنچا دیا جائے۔ (تنبیہ) احقر نے وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ کا جو مطلب لیا ہے، صحیح بخاری کی یہ حدیث اُس کے مناسب معلوم ہوتی ہے۔ "قَالَتِ الْاَنْصَارُ (یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ!) اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ اَتْبَاعًا وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ اَبْنَاءَنَا مِنَّا۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَبْنَاءَهُمْ مِنْهُمْ"

(۱۶) اُوپر فضل کا بیان تھا۔ یہاں عدل کا ضابطہ بتلا دیا۔ یعنی عدل کا مقتضا یہ ہے کہ جس آدمی نے جو کچھ اچھا یا بُرا عمل کیا ہے، اُسی کے موافق بدلہ پائے۔ آگے اللہ کا فضل ہے کہ وہ کسی کی تقصیر معاف فرما دے یا کسی کا درجہ بلند کر دے۔

(۱۷) **ہر قسم کا مرغوب گوشت اور میوے** | یعنی جس قسم کا گوشت مرغوب ہو اور جس جس میوے کو دل چاہے بلا توقف لگاتار حاضر کیے جائیں گے۔

(۱۸) یعنی شراب طہور کا دور جب چلیگا تو جنتی بطور خوش طبعی کے ایک دوسرے سے چھینا جھپٹی کریں گے۔ لیکن اُس شراب میں محض نشاط اور لذت ہوگی۔ نشہ، بکواس، اور فتور عقل وغیرہ کچھ نہ ہوگا۔ نہ کوئی گناہ کی بات ہوگی۔

(۱۹) **جنّت کے غلمان** | یعنی جیسے موتی اپنے غلاف کے اندر بالکل صاف و شفاف رہتا ہے گرد و غبار کچھ نہیں پہنچتا۔ یہ ہی حال اُنکی صفائی اور پاکیزگی کا ہوگا۔

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا

اور منہ کیا بعضوں نے دوسروں کی طرف آپس میں پوچھتے ہوئے بولے ہم بھی تھے اس سے پہلے اپنے گھروں میں ڈرتے رہتے پھر احسان کیا اللہ نے ہم پر

وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ ع ۲۸ ۱۳

اور بچا دیا ہم کو لُو کے عذاب سے ہم پہلے سے پکارتے تھے اُس کو بیشک وہی ہے نیک سلوک والا مہربان ف۲۰ اب تو سمجھا دے کہ تو اپنے رب کے فضل

رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ

سے نہ جنوں سی خبر لینے والا ہے اور نہ دیوانہ ف۲۱ کیا کہتے ہیں یہ شاعر ہے ہم منتظر ہیں اُس پر گردش زمانہ کے ف۲۲ تو کہہ تم منتظر رہو کہ میں بھی تمہارے ساتھ

مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ

منتظر ہوں ف۲۳ کیا اُن کی عقلیں یہی سکھلاتی ہیں اُن کو یا یہ لوگ شرارت پر ہیں ف۲۴ یا کہتے ہیں یہ قرآن خود بنا لایا

بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾

کوئی نہیں پر وہ یقین نہیں کرتے پھر چاہئے کہ لے آئیں کوئی بات اسی طرح کی اگر وہ سچے ہیں ف۲۵

(۲۰) **اہلِ جنّت کا آپس میں اظہارِ اطمینان** | یعنی جنّتی اُس وقت ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر باتیں کرینگے اور غایت مسرت و امتنان

Ad-Dhariyat
Brought To You By www.e-iqra.info

سے کہیں گے کہ بھائی ہم دنیا میں ڈرتے رہتے تھے کہ دیکھیے مرنے کے بعد کیا انجام ہو۔ یہ کھٹکا برابر لگا رہتا تھا۔ اللہ کا احسان دیکھو کہ آج اُس نے کیسا مامون و مطمئن کر دیا کہ دوزخ کی بھاپ بھی ہم کو نہیں لگی۔ ہم اپنے رب کو ڈر کر اور اُمید باندھ کر پکارا کرتے تھے آج دیکھ لیا کہ اُس نے اپنی مہربانی سے ہماری پکار سنی اور ہمارے ساتھ کیسا اچھا سلوک کیا۔

(۲۱) **آپؐ کاہن اور مجنون نہیں ہیں** کفار حضورؐ کو کبھی دیوانہ کہتے، کبھی کاہن، یعنی جنوں اور شیطانوں سے کچھ جھوٹی سچی خبریں لے کر چلتی کر دیتے ہیں۔ اتنا نہیں سمجھتے تھے کہ آج تک کسی کاہن اور دیوانے نے ایسی اعلیٰ درجہ کی نصیحتیں اور حکیمانہ اصول، اس طرح کے صاف شستہ اور شائستہ طرز میں بیان کئے ہیں۔ اِسی لیے فرمایا کہ آپ ان کو بھلا بُرا سمجھاتے رہیے اور پیغمبرانہ نصیحتیں کرتے رہیے۔ انکی بکواس سے دلگیر نہ ہوں۔ جب اللہ کے فضل و رحمت سے نہ آپ کاہن ہیں نہ مجنون، بلکہ اُس کے مقدس رسول ہیں تو نصیحت کرتے رہنا آپ کا فرض منصبی ہے۔

(۲۲) **آپؐ شاعر بھی نہیں ہیں** یعنی پیغمبر جو اللہ کی باتیں سناتا اور نصیحت کرتا ہے، کیا یہ لوگ اس لیے قبول نہیں کرتے کہ آپ کو محض ایک شاعر سمجھتے ہیں اور اس بات کے منتظر ہیں کہ جس طرح قدیم زمانہ کے بہت سے شعراء گردش زمانہ سے یونہی مر مرا کر ختم ہو گئے ہیں، یہ بھی ٹھنڈے ہو جائیں گے۔ کوئی کامیاب مستقبل اِن کے ہاتھ میں نہیں۔ محض چند روز کی وقتی واہ واہ ہے اور بس۔

(۲۳) یعنی اچھا تم میرا انجام دیکھتے رہو، میں تمہارا دیکھتا ہوں۔ عنقریب کھل جائیگا کہ کون کامیاب ہے، کون خائب و خاسر،

(۲۴) **منکرین کی بے عقلی** یعنی پیغمبر کو مجنون کہہ کر گویا اپنے کو بڑا عقلمند ثابت کرتے ہیں۔ کیا اُن کی عقل و دانش نے یہ ہی سکھلایا ہے کہ ایک انتہائی صادق، امین، عاقل و فرزانہ، اور سچے پیغمبر کو شاعر یا کاہن یا دیوانہ قرار دے کر نظر انداز کر دیا جائے۔ اگر شاعروں اور پیغمبروں کے کلام میں تمیز بھی نہیں کر سکتے تو کیسے عقلمند ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دل میں سمجھتے سب کچھ ہیں مگر محض شرارت اور کجروی سے باتیں بناتے ہیں۔

(۲۵) **منکرین قرآن کو چیلنج** یعنی کیا یہ خیال ہے کہ پیغمبر جو کچھ سنا رہا ہے وہ اللہ کا کلام نہیں؟ بلکہ اپنے دل سے گھڑ لایا؟ اور جھوٹ موٹ خدا کی طرف منسوب کر دیا؟ سو نہ ماننے کے ہزار بہانے۔ جو شخص ایک بات پر یقین نہ رکھے اور اُسے تسلیم نہ کرنا چاہے، وہ اسی طرح کے بے سروپا احتمالات نکالا کرتا ہے۔ ورنہ آدمی ماننا چاہے تو اتنی بات سمجھنے کے لیے کافی ہے کہ وہ دنیا کی تمام طاقتوں کو اکٹھا کر کے بھی اس قرآن کا مثل نہیں لا سکتے اور جیسے خدا کی زمین جیسی زمین، اور اُس کے آسمان جیسا آسمان بنانا کسی سے ممکن نہیں، اُس کے قرآن جیسا قرآن بنا لانا بھی محال ہے۔

أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿۳۵﴾ أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ﴿۳۶﴾

کیا وہ بن گئے ہیں آپ ہی آپ یا وہی ہیں بنانے والے یا انہوں نے بنایا آسمانوں کو اور زمین کو کوئی نہیں پر وہ یقین نہیں کرتے ف۲۶

أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ ﴿۳۷﴾ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم

کیا اُن کے پاس ہیں خزانے تیرے رب کے یا وہی داروغہ ہیں ف۲۷ کیا اُنکے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر سُن آتے ہیں تو چاہیے لے آئے جو سنتا ہے اُن میں

بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿۳۸﴾ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ﴿۳۹﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿۴۰﴾ أَمْ

ایک سند کھلی ہوئی ف۲۸ کیا اُسکے یہاں بیٹیاں ہیں اور تمہارے لیے بیٹے ف۲۹ کیا تو مانگتا ہے اُنسے کچھ بدلا سو اُن پر تاوان کا بوجھ ہے ف۳۰ کیا

عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿۴۱﴾ أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ﴿۴۲﴾

ان کو خبر ہے بھید کی سو وہ لکھ رکھتے ہیں ف۳۱ کیا چاہتے ہیں کچھ داؤ کرنا سو جو منکر ہیں وہی آتے ہیں داؤ میں ف۳۲

Ad-Dhariyat
Brought To You By www.e-iqra.info

(۲۶) کیا ان کفار کا کوئی خالق نہیں؟ یعنی پیغمبر خدا کی بات کیوں نہیں مانتے۔ کیا اُن کے اُوپر کوئی خدا نہیں جس کی بات ماننا اُن کے ذمہ لازم ہو۔ کیا بغیر کسی پیدا کرنے والے کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں؟ یا خود اپنے آپ کو خدا سمجھتے ہیں؟ یا یہ خیال ہے کہ آسمان و زمین اُن کے بنائے ہوئے ہیں لہٰذا اس قلمرو میں جو چاہیں کرتے پھریں، کوئی ان کو روکنے ٹوکنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ یہ سب خیالات باطل اور مہمل ہیں۔ وہ بھی دلوں میں جانتے ہیں کہ ضرور خدا موجود ہے جس نے اُن کو اور تمام زمین و آسمان کو نیست سے ہست کیا۔ مگر اس علم کے باوجود جو ایمان و یقین شرعاً مطلوب ہے اُس سے محروم اور بے بہرہ ہیں۔

(۲۷) کیا اللہ کے خزانے اُن کے پاس ہیں؟ یعنی کیا یہ خیال ہے کہ زمین و آسمان گو خدا کے بنائے ہوئے ہیں، مگر اُس نے اپنے خزانوں کا مالک ان کو بنا دیا ہے؟ یا اس کے ملک اور خزانوں پر انہوں نے زور سے تسلط اور قبضہ حاصل کر لیا ہے پھر ایسے صاحب تصرف و اقتدار ہو کر وہ کسی کے مطیع و منقاد کیوں بنیں۔

(۲۸) یعنی کیا یہ دعویٰ ہے کہ وہ زینہ لگا کر آسمان پر چڑھ جاتے اور وہاں سے ملائے اعلیٰ کی باتیں سُن آتے ہیں۔ پھر جب ان کی رسائی براہ راست اُس بارگاہ تک ہو تو کسی بشر کا اتباع کرنے کی کیا ضرورت رہی۔ جس کا یہ دعویٰ ہو تو بسم اللہ اپنی سند اور حجت پیش کرے۔

(۲۹) اللہ کے لیے بیٹیاں اور اپنے لئے بیٹے یعنی کیا (معاذ اللہ) خدا کو اپنے سے گھٹیا سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ بیٹے اور بیٹیوں کی اس تقسیم سے مترشح ہوتا ہے اور اس لیے اس کے احکام و ہدایات کے سامنے سر تسلیم جھکانا اپنی کسر شان سمجھتے ہیں۔

(۳۰) یعنی کیا یہ لوگ آپ کی بات اس لیے نہیں مانتے کہ خدانہ کردہ آپ اُن سے اس ارشاد و تبلیغ پر کوئی بھاری معاوضہ طلب کر رہے ہیں جس کے بوجھ سے وہ دبے جاتے ہیں۔

(۳۱) یعنی کیا خود اُن پر اللہ اپنی وحی بھیجتا اور پیغمبروں کی طرح اپنے بھید پر مطلع کرتا ہے جسے یہ لوگ لکھ لیتے ہیں جیسے انبیاء کی وحی لکھی جاتی ہے۔ اس لیے اُن کو آپ کی پیروی کی ضرورت نہیں۔

(۳۲) کفار کے داؤ خود اُن پر لوٹ جائینگے یعنی اُن میں سے کوئی بات نہیں تو کیا پھر یہ ہی ارادہ ہے کہ پیغمبر کے ساتھ داؤ پیچ کھیلیں اور مکر و فریب اور خفیہ تدبیریں گانٹھ کر حق کو مغلوب یا نیست و نابود کر دیں۔ ایسا ہے تو یاد رہے کہ یہ داؤ پیچ سب اُن ہی پر اُلٹنے والے ہیں۔ عنقریب پتہ لگ جائیگا کہ حق مغلوب ہوتا ہے یا وہ نابود ہوتے ہیں۔

أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٣﴾ وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا

کیا اُنکا کوئی حاکم ہے اللہ کے سوائے وہ اللہ پاک ہے اُنکے شریک بنانے سے ف۳۳ اور اگر دیکھیں ایک تختہ آسمان سے گرتا ہوا کہیں

سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ﴿٤٥﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ

یہ بادل ہے گاڑھا ف۳۴ سو تو چھوڑ دے اُنکو یہاں تک کہ دیکھ لیں اپنے اُس دن کو جس میں اُن پر پڑیگی بجلی[1] کی کڑک جس دن کام نہ آئیگا اُن کو اُن کا داؤ

شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا

ذرا[2] بھی اور نہ اُنکو مدد پہنچے گی ف۳۵ اور ان گنہگاروں کے لیے ایک عذاب ہے اُس سے ورے پر بہت اُن میں کے نہیں

يَعْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ

جانتے ف۳۶ اور تو ٹھہرا رہ منتظر اپنے رب کے حکم کا تو تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے ف۳۷ اور پاکی بیان کر اپنے رب کی خوبیاں جس وقت تو اٹھتا ہے ف۳۸ اور کچھ رات

[1] کڑک بجلی۔ [2] کچھ

Ad-Dhariyat
Brought To You By www.e-iqra.info

الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿۴۹﴾

میں بول اُسکی پاکی اور پیٹھ پھیرتے وقت تاروں کے ﴿۴۹﴾

(۳۳) یعنی کیا خدا کے سوا کوئی اور حاکم اور معبود تجویز کر رکھے ہیں جو مصیبت پڑے پر اُن کی مدد کریں گے؟ اور جن کی پرستش نے خدا کی طرف سے اُن کو بے نیاز کر رکھا ہے؟ سو یاد رہے کہ یہ سب اوہام و وساوس ہیں۔ اللہ کی ذات اس سے پاک ہے کہ کوئی اس کا شریک و مثیل یا مقابل و مزاحم ہو۔

(۳۴) **کفار کی تکذیب محض ضد اور عناد ہے** | یعنی حقیقت میں ان میں سے کوئی بات نہیں۔ صرف ایک چیز ہے "ضد اور عناد" جس کی وجہ سے یہ لوگ ہر صحیح بات کے جھٹلانے پر تُلے ہوئے ہیں۔ اِن کی کیفیت تو یہ ہے کہ اگر ان کی فرمائش کے موافق فرض کیجئے آسمان سے ایک تختہ اِن پر گرا دیا جائے، تو دیکھتی آنکھوں اس کی بھی کوئی تاویل کر دیں گے۔ مثلاً کہیں گے کہ یہ آسمان سے نہیں آیا۔ بادل کا ایک حصہ گاڑھا اور منجمد ہو کر گر پڑا ہے۔ جیسے بڑے بڑے اولے کبھی کبھی گرتے ہیں۔ بھلا ایسے متعصب معاندوں سے ماننے کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔

(۳۵) **کفار کو مہلت دیجیے** | یعنی ایسے معاندوں کے پیچھے پڑنے کی زیادہ ضرورت نہیں۔ چھوڑ دیجیے کہ چند روز اور کھیل لیں اور باتیں بنا لیں۔ آخر وہ دن آنا ہے جب قہر الٰہی کی کڑک بجلی سے اِن کے ہوش و حواس جاتے رہیں گے۔ اور بچاؤ کی کوئی تدبیر کام نہ دیگی، نہ کسی طرف سے مدد پہنچے گی (غالباً اس سے آخرت کا دن مراد ہے)۔

(۳۶) **کفار کے لیے دنیا کا عذاب** | یعنی ان میں سے اکثروں کو خبر نہیں کہ آخرت کے عذاب سے ورے دنیا میں بھی اُن کے لیے ایک سزا ہے جو مل کر رہے گی۔ شاید یہ معرکہ "بدر" وغیرہ کی سزا ہو۔

(۳۷) یعنی صبر و استقامت کے ساتھ اپنے رب کے حکم تکوینی و تشریعی کا انتظار کیجیے جو عنقریب آپ کے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ اور آپ کو مخالفین کی طرف سے کچھ بھی نقصان نہ پہنچے گا کیونکہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے زیر حفاظت ہیں۔

(۳۸) **تسبیح و تحمید کی تاکید** | یعنی صبر و تحمل اور سکون و اطمینان کے ساتھ ہمہ وقت اللہ کی تسبیح و تحمید اور عبادت گذاری میں لگے رہیے۔ خصوصاً جس وقت آپ سو کر اُٹھیں یا نماز کے لیے کھڑے ہوں، یا مجلس سے اُٹھ کر تشریف لے جائیں، اِن حالات میں تسبیح وغیرہ کی مزید ترغیب و تاکید آئی ہے۔

(۳۹) **تہجد کے وقت تسبیح** | "رات کے حصہ" سے مُراد شاید تہجد کا وقت ہو، اور تاروں کے پیٹھ پھیرنے کا وقت صبح کا وقت ہے۔ کیونکہ صبح کا اُجالا ہوتے ہی ستارے غائب ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ تم سورۃ الطور وللہ الحمد والمنہ۔

Ad-Dhariyat
Brought To You By www.e-iqra.info